رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم جمعہ

شرح چندہ

سالانہ	۲۱	روپے
ششماہی	۱۱	"
سہ ماہی	۶	"
ماہوار	۲½	"

قیمت
فی پرچہ ۱ار

جلد ۲ | ۷ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۶۷ھ | ۷ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۶ ماہ ہجرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بخار کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

پاکستان اور سویڈن کے درمیان فضائی معاہدہ

کراچی ۷ مئی گذشتہ دنوں پاکستان اور سویڈن کے درمیان فضائی معاہدہ کا جو مسودہ تیار ہوا تھا۔ آج وزیر مواصلات سردار عبد الرب نشتر نے حکومت پاکستان کی طرف سے اس پر دستخط ثبت کئے۔ حکومت سویڈن کی نمائندگی میں وہاں کے کونسل جنرل کے دستخط ثبت کئے گئے۔ یہ پہلا فضائی معاہدہ ہے۔ جس پر حکومت پاکستان کی طرف سے دستخط کئے گئے ہیں۔ اس سے قبل لنکا اور ہندوستان کے ساتھ بھی فضائی معاہدہ کے سلسلے میں گفت و شنید ہو چکی ہے لیکن ان حکومتوں کی طرف سے مرتب شدہ معاہدوں کی تاحال منظوری موصول نہیں ہوئی ہے۔

روس میں پاکستانی سفیر مسٹر حسین شہید سہروردی کو بنایا جائیگا

لاہور ——— نامہ نگار خصوصی کے قلم سے ——— ۶ مئی

آج تک روس کی سفارت کے لئے مغربی پنجاب کے مقتدر مسلم لیگی رکن ملک فیروز خان نون کا نام لیا جاتا رہا ہے۔ لیکن ہمارے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی کا کہنا ہے کہ اب اس عہدے کے لئے اعلیٰ حلقے مسٹر حسین شہید سہروردی کا نام لے رہے ہیں۔

جیسا کہ سہروردی صاحب کی گذشتہ سیاست شاہد ہے۔ آپ ہندوستان اور پاکستان میں خوشگوار تعلقات کے بہت زیادہ حامی دکھائی دیتے ہیں۔ اور قیاس کیا جاتا ہے کہ اگر آپ روس بھیج دئے گئے۔ تو ہندوستانی سفیر وجے لکشمی پنڈت سے مل کر مشترکہ دفاع کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے وہ آئندہ کو ہونے والی جنگ میں ہندوستان و پاکستان کو اینگلو امریکن بلاک اور روسی بلاک دونوں سے محفوظ رکھنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ یاد رہے آپ کئی سال روس میں گذار چکے ہیں۔ اور روسی عوام کے تمدن و معاشرت اور عادات و اطوار سے خوب آگاہ ہیں۔

—— تراڑکھل۔ ۶ مئی پونچھ کے علاقے میں آزاد [illegible] کیا گیا ہے۔ ۲۰ اپریل کو کابل روانہ ہو جائیں گے۔ فوج نے دشمن کا ایک اور ہوائی جہاز گرالیا ہے۔

عنقریب دو نئی نہریں نکالی جائینگی

لاہور۔ ۶ مئی حکومت مغربی پنجاب فوری طور پر دو نئی نہریں کھودنے کا انتظام کر رہی ہے۔ عنقریب بیس ہزار مزدور اس کام پر لگا دیئے جائیں گے۔ ان نہروں کے کھد جانے کے بعد لاہور اور منٹگمری کے اضلاع کو اس ڈر سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی کہ کہیں مشرقی پنجاب کی حکومت اپر باری دوآب۔ اور دیپال پور کا پانی بند نہ کر دے۔

مسٹر غضنفر علی خاں کا عزم کابل

کراچی ۶ مئی۔ حکومت پاکستان کے وزیر تجارت مسٹر غضنفر علی خاں جنہیں افغانستان میں سفیر مقرر ٭

کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کا آخری اجلاس

لیک سکسیس ۷ مئی۔ آج رات کشمیر کے متعلق سلامتی کونسل کا آخری اجلاس منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں کشمیر کمیشن کے پانچویں رکن کا اعلان کیا جائیگا۔ اس رکن کی نامزدگی ارجنٹائن اور چیکوسلواکیہ کے باہمی مشورے سے عمل میں آنی ہے۔ لیکن اگر وہ فیصلہ نہ کر سکے تو صدر سلامتی کونسل خود کسی کو مقرر کر دیں گے۔

—— کلکتہ ۶ مئی مغربی بنگال کے وزیر اعظم ڈاکٹر بی سی رائے نے صوبائی وزارت کی از سر نو تشکیل کا اعلان کر دیا ہے جو دس وزراء پر مشتمل ہے۔ تین مزید وزراء کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

قیدی بھائیوں کی رہائی کی تقریب پر قادیان میں دعوتِ طعام

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے مقیم قادیان)

اس خوشی کی تقریب پر کہ ہمارے معزز بھائی قید و بند کی تکالیف لمبے عرصہ تک جھیل کر بالآخر بفضلہ تعالیٰ آزاد ہوئے۔ دوستوں کے لئے مورخہ ۲۳ کو مغرب کے بعد دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ یہ انتظام بورڈنگ مدرسہ احمدیہ کے مشرقی حصہ میں کیا گیا۔ نظارت ضیافت کی طرف سے فرش۔ روشنی تقسیم وغیرہ کا انتظام بہت عمدہ تھا۔ محترم امیر صاحب آخر تک خود نگرانی فرماتے رہے۔ اسی طرح صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بھی کھانا کھلانے والوں میں شامل تھے۔ سوائے ان درویشوں کے جو بہشتی مقبرہ اور دیگر مکانات وغیرہ پر اس وقت پہرہ پر گئے ہوئے تھے۔ باقی سب اس موقعہ پر حاضر تھے۔ کھانے کے بعد سب سے اول عبید اللہ صاحب فانی بنگالی نے بہت خوش الحانی سے سورہ یوسف کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ پھر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم بعنوان قادیان کی یاد بحالت سفر یورپ) ع

"ہے رضائے ذات باری اب رضائے قادیاں"

اور اس کا جواب از نواب مبارکہ بیگم صاحبہ موسومہ التجائے قادیان۔ یعنی ع

"سیدا ہے آپ کو شوقِ لقائے قادیاں"

ملک بشیر احمد صاحب سکنہ ... نے بڑے سوز سے پڑھیں جب دعائیہ شعر پڑھے گئے۔ تو بے اختیار درویش آمین آمین پکارتے تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کے دل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر بزرگان کرام کی عدم موجودگی کے خلاء کو کتنی شدت سے محسوس کرتے ہیں۔ بطور نمونہ چند شعر درج ذیل ہیں:۔

منتظر ہیں آیئں گے کب حضرت فضلِ عمر
شوق سے رہ تک رہے ہیں ہر دم دیدہ ہائے قادیاں

مانگتے ہیں سب دعا ہو کر سراپا آرزو
جلد شاہِ قادیاں تشریف لائے قادیاں

خیریت سے آپ کو اور ساتھ سب احباب کو
جامع المتفرقین جلدی سے لائے قادیان

پیشوائی کے لئے نکلیں گھروں سے مرد و زن
یہ خبر سُن کر کہ آئے پیشوائے قادیان

مانگتے ہیں ہم دعائیں آپ بھی مانگیں دعا
حق سُنے اپنے کرم سے التجائے قادیان

پھر محمد یحییٰ صاحب سرسادی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نظم

"صید و شکارِ غم ہے تو مسلم خستہ جان کیوں؟"

کے دو شعر اور یونس احمد صاحب اسلم نے اپنے والد صاحب ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی نظم

"المصلح الموعود کا پیغام انصار و خدام کے نام"

سنائی۔

اور حافظ عبد الرحمٰن صاحب پشاوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ع

"نورِ فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا"

سنائی۔ بعد ازاں مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مختصر تقریر میں بتایا کہ یہ تقریب احمدی قیدیوں کی رہائی کی خوشی میں منائی گئی ہے۔ ہمارے سامنے اُن کا نیک نمونہ موجود ہے۔ کہ کس طرح ہمارے معزز ذمہ وار کارکنان کو جنہیں سلسلہ کی خدمت کرنے کی بنا پر قید و بند کے مصائب جھیلنے پڑے۔ اور اہل و عیال سے علیحدگی برداشت کرنی پڑی۔ انہیں ہمیشہ قادیان کی یاد تڑپاتی رہی۔ وہاں بھی وہ فریضہ تبلیغ سے غافل نہیں رہے۔ اور ہمیں سے تبتالیس ہو کر واپس آئے۔ فالحمد للہ سو ہمیں بھی اللہ تعالیٰ پر توکل اور یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ حالات کو تبدیل کر دے گا۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب نے درویشوں سمیت دعا کی۔ اور یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی:۔

احمدی محبوسین سندھ کیلئے دعا کی درخواست

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں۔ احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ مصیبت ٹال دے۔ یہ تمام نوجوان تحریک جدید کی اراضیات کے منتظمین میں سے ہیں (چوہدری) فتح محمد سیال ایم۔ اے)

نماز اور حقہ و سیگرٹ نوشی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں قد افلح المومنون کی نہایت اعلیٰ درجہ کی تفسیر بیان فرمائی ہے۔ کہ کیونکر انسان روحانی منازل کو طے کرتا ہوا انسان کامل کے مقام کو پہنچتا ہے۔ اس جگہ چھ روحانی مراتب کا ذکر ہے۔ اور پہلا مرتبہ یہ ہے۔ الذین هم فی صلاتهم خاشعون۔ کہ وہ ایماندار کامیاب ہو گئے۔ جو ایمان لانے کے بعد نماز ادا کرتے ہیں۔ اور اُن کی نماز میں خشوع خضوع پایا جاتا ہے۔ گویا پہلا مرتبہ روحانیت کا یہ ہے۔ کہ انسان خشوع اور خضوع والی نماز ادا کرے۔ اور جس شخص کو یہ حالت میسر نہیں۔ اس نے گویا روحانیت کے میدان میں قدم ہی نہیں رکھا۔ اور جب اسے یہ مقام حاصل ہو جائے۔ تو پھر دوسرا مرتبہ یہ ہے۔ و الذین هم عن اللغو معرضون۔ کہ وہ لوگ کامیاب ہو لے والے ہیں۔ جو لغویات سے اعراض کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فتاویٰ کی رو سے حقہ بھی لغویات سے ہے۔ پس وہ احباب جو روحانیت میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حقہ اور سگرٹ نوشی سے اجتناب کریں۔ مگر تعجب ہے کہ بعض لوگ باوجود اس واضح ارشاد کے حقہ اور سیگرٹ نوشی کو ترک نہیں کرتے۔ بعض جماعتوں میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ادھر نماز ہوئی اور ادھر حقہ نوشی حقہ پر لپکے۔ اور بعض جگہ یہ دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض لوگ نماز سے پہلے بھی حقہ پیتے ہیں اور نماز کے بعد بھی۔ گویا ان کے نزدیک آیت الذین هم فی صلاتهم خاشعون کے بعد و الذین هم عن اللغو معرضون کی بجائے و الذین هم الی اللغو راغبون ہے۔ اور وہ اُس کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سمجھ عطا کرے۔

جماعتوں کے عہدیداران کو چاہیئے۔ کہ احباب کے اعمال اور اخلاق کی نگرانی کرتے رہیں۔ اور جہاں روحانیت کے منافی فعل ہوتا دیکھیں۔ اُس سے احباب کو روکیں۔ (نظارت تعلیم و تربیت)

مندرجہ ذیل موصی اپنے پتوں سے اطلاع دیں

(۱) ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب سابق طبیہ کالج ہاسٹل علی گڑھ وصیت ۵۲۹۹ (۲) محمد علی صاحب سکنہ شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور وصیت عـ۵۵۷۱ (۳) محمد مستقیم صاحب انکم ٹیکس آفیسر فیروزپور وصیت نمبر ۵۶۱۱ (۴) محمد عبد الصوفی رحیم بخش صاحب بی۔ بی۔ آئی۔ ریلوے ستماڈ وصیت عـ۵۶۱۲ (۵) احمدی نور احمد صاحب کابلی کلکتہ وصیت عـ۵۶۱۴ (۶) میجر مرزا داؤد احمد صاحب میرٹھ چھاؤنی وصیت عـ۵۶۶۵ (۷) مراد بخش صاحب ولد عبد اللہ صاحب جھانسی چھاؤنی وصیت عـ۵۷۲۹ (۸) مفضل حسین صاحب سپاہی کلرک فیروزپور چھاؤنی وصیت عـ۵۷۸۷ (۹) ماسٹر چراغ محمد صاحب مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان وصیت عـ۶۵۳۱ (۱۰) احمد علی خان صاحب ولد محمد علی خان صاحب ریلوے سٹیشن آگرہ وصیت عـ۵۹۴۵ (۱۱) طالب علی صاحب سپاہی مہت پور ضلع ہوشیارپور وصیت عـ۶۰۳۳ (۱۲) خیر النساء صاحبہ زوجہ حاجی محمد صدیق صاحب نئی دہلی وصیت عـ۶۱۱۹ (۱۳) بابو رایت اللہ صاحب منصور دہلی وصیت عـ۶۱۳۸ (۱۴) کیپٹن محمد طفیل صاحب فورٹ ۳۱۶ بی ب وصیت عـ۶۳۱۸

(۱۵) امۃ الحمید صاحبہ بنت ملک محمد خورشید خان صاحب دار الفضل قادیان وصیت عـ۶۳۳۵ (۱۶) راجہ عبد الرحمٰن خان صاحب پاڑی پورہ ضلع اسلام آباد کشمیر وصیت عـ۶۳۴۶ (۱۷) عزیزہ محمد خان صاحب دفتر چیف انجینئر ریاست بہاولپور وصیت عـ۶۳۵۴ (۱۸) امۃ العزیز صاحبہ بنت خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں توی وصیت عـ۶۳۵۷ (۱۹) ضیاء الدین صاحب ولد میاں مہر الدین صاحب وکیل کینٹ وصیت عـ۶۳۵۹ (۲۰) ظہور احمد صاحب ولد چوہدری مہر الدین صاحب سکنہ لوپکے مہتہ ضلع سیالکوٹ وصیت عـ۶۳۵۸ (۲۱) عبد الحمید صاحب امرہ سکنہ رام پور بنگال وصیت عـ۶۳۷۵ (۲۲) سراج الدین صاحب ولد مہر الدین صاحب ناصر آباد قادیان وصیت عـ۶۳۸۰ (۲۳) سید محمد احمد صاحب ولد مولوی عبد الرحیم صاحب کیمل پور وصیت عـ۶۳۸۳ (۲۴) جمیل احمد صاحب اکبر ولد چوہدری عمر دین صاحب قادیان وصیت عـ۶۳۹۶ (۲۵) ناظر دین صاحب دار البرکات شرقی قادیان وصیت عـ۶۳۹۷

(۲۶) محمد یوسف صاحب ولد قاضی محمد رمضان صاحب وصیت عـ۶۱۶۱ (۲۷) الٰہی بخش صاحب موچی ناصر آباد قادیان عـ۶۱۷۳ (۲۸) زینب قدسیہ بنت قریشی میر احمد صاحب وصیت عـ۶۱۷۷ (۲۹) محمد سعید عابد ولد عبد الرحیم صاحب ورکشاپ امرتسر وصیت عـ۶۱۸۷ (۳۰) رحمت علی صاحب ولد فقیر علی صاحب دار المسیح قادیان وصیت عـ۶۱۹۹ (۳۱) کیپٹن محمد مسعود صاحب ولد میاں فتح محمد صاحب دہلی وصیت عـ۶۲۰۰ (۳۲) سید ارتضیٰ علی صاحب دہلی وصیت عـ۶۲۷ (۳۳) سید ناصر الدین شریف احمد صاحب ولد سید ارتضیٰ علی صاحب دہلی وصیت عـ۶۲۰

روزنامہ الفضل
۷ مئی ۱۹۴۸ء

سر ظفر اللہ خان

فلسطین اور کشمیر کے معاملہ میں سر محمد ظفر اللہ خان کو جو تمام اسلامی دنیا میں عدیم المثال شہرت حاصل ہوئی ہے۔ ایسی نہیں کہ حاسد کے دلوں کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دیتی۔ جس دیانت داری۔ ذہانت اور قابلیت سے آپ نے اسلامی دنیا کے ان اہم مسائل کی یو۔ این۔ او کی بین الاقوامی عدالت کے سامنے وکالت کی ہے اس کا اعتراف نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی زور شور سے کیا۔ آپ کی اس کامیابی پر جہاں دنیا نے آپ کو دل کھول کر خراج تحسین ادا کیا۔ وہاں ناممکن تھا کہ وہ تنگ دل لوگ جن کو دوسروں کی تعریف ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ اور جو اپنی ناکامیوں کو دوسروں پر کیچڑ اچھالنے سے چھپانا چاہتے ہیں۔ ایسے موقعہ پر خاموش بیٹھے رہتے۔ اور اپنی تنگ نظری اور بے حوصلگی کا ثبوت نہ دیتے۔

اس ضمن میں یہ عجیب بات ہے کہ جو لوگ پاکستان کے سب سے بڑے دشمن تھے۔ اور جب تک مسلمان پاکستان کی جنگ لڑتے رہے۔ ان میں کا ایک گروہ تو کھلم کھلا دشمنوں کے ساتھ مل کر تقریر سے تحریر سے اور کردار سے مسلم لیگ کی مخالفت کرتا رہا۔ اور ایک گروہ جو پاکستان کا بدخواہ ہونے کے ساتھ ہی بے دل بھی واقعہ ہوا تھا مجرمانہ خاموشی اختیار کئے رہا۔ اور پاکستان کے حق میں ووٹ دینا بھی اپنے انوکھے تدین کے منافی خیال کرتا رہا کتنی حیرت کی بات ہے کہ آج وہی لوگ پاکستان کے سب سے بڑے خیر خواہ ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ "پاکستان ہمارا ہے" کا سب سے اونچا نعرہ لگاتے ہیں۔ اور اس کی راہ نمائی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ گویا وہ چیز جو ان کی نظر میں کل تک جب تک وہ حاصل نہیں ہوئی تھی "اقامت دین" کے لئے سخت مضر تھی۔ آج جب دوسروں کی محنت اور تگ و دو سے حاصل ہو چکی ہے۔ وہی اب کسی دوسرے کی نہیں رہی بلکہ اس آخر الذکر عجیب الخیال گروہ کی ملکیت بلا شرکت غیرے بن گئی ہے۔ لیکن اپنے مونہہ میاں مٹھو بننے سے کیا ہوتا ہے۔ مسلمان ان کو جانتے۔ اور اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔ اور ان سے کیا بن آسکتا ہے۔ ایسی صورت میں ان کا سہرا ناضروری تھا۔ اور تو کچھ ہو نہیں سکتا۔ کوئی تعمیری کام تو کر سکے دکھا نہیں سکتے۔ ان کو تو ایک ہی آسان نسخہ معلوم ہے۔ اسی کو بار بار آزماتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ ہر بار اس کی غیر افادیت کا ثبوت ان کو ملتا رہتا ہے۔ مگر طبیعت سے مجبور ہیں باز نہیں رہ سکتے۔

من جرب المجرب حلت بہ الندامہ

کی حقیقت سے بے پروا ہو کر اندھیرے میں اپنا تیر چلاتے چلے جاتے ہیں۔ کہ شاید کبھی نشانہ پر بیٹھ جائے لیکن انہیں یقین رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمیشہ انہیں مایوسی کا ہی سامنا کرنا پڑے گا۔ جس طرح پہلا کہ ان سے پہلوں کو کرنا پڑا۔ ان کا آسان نسخہ یہ ہے کہ جو کام کر رہا ہے اس کو بدنام کیا جائے۔ اس کے خلاف بدظنیوں کی فضا تیار کی جائے اس کے خلاف لوگوں کو اشتعال دلایا جائے۔ الغرض اسکو نیچے گھسیٹنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے۔ چنانچہ سہ روزہ اخبار کوثر جس کی پیشانی پر "تحریک اقامت دین کا نقیب و داعی" جلی پرشکوہ طغرے نقش ہے۔ اپنی ایک تازہ اشاعت میں سر محمد ظفر اللہ خان کے متعلق اس طرح نغمہ زن ہوا ہے۔

> "سب سے زیادہ سر ظفر اللہ خان کو دیکھئے۔ کہ ان کو وزیر خارجہ بنا دیا گیا ہے حالانکہ عقائد سے قطع یہ آخری شخص ہیں۔ جن کو پاکستان کا وزیر خارجہ ہونا چاہیئے۔ لیکن وہ وزیر خارجہ ہیں۔ اور پاکستان کی بین الاقوامی قسمت ان کے ہاتھ میں دے دی گئی ہے۔ قوموں کے انحطاط کی سب سے بڑی علامت یہ ہے۔ کہ وہ اپنے امور کو نا اہلوں کے حوالے کرنے لگتی ہیں۔" (کوثر یکم مئی)

ان الفاظ میں مدیر کوثر نے سر محمد ظفر اللہ خان پر نااہلیت کا الزام لگایا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ "فلسطین" اور "کشمیر" کے مسئلہ میں جو کچھ ظفر اللہ خان نے کیا تھا یا کہا تھا۔ اس سے اپنے اس الزام کی تائید کی جاتی۔ اور ان کے رویہ سے شہادت پیش کی جاتی۔ کہ انہوں نے یہ یہ کیا۔ حالانکہ ان کو یہ یہ کرنا چاہیئے تھا۔ کسی کام کے متعلق کسی آدمی کی نااہلیت یا قابلیت کے ثابت کرنے کا سیدھا طریقہ یہی ہے۔ کہ اس کے کام کا تجزیہ کر کے دکھایا جائے۔ اور اس کے کام کو اس کام کے اصولوں کے ساتھ موازنہ کر کے اس کی کمی بیشی یا اچھائی برائی کے متعلق حکم لگایا جائے۔ لیکن چونکہ تمام دنیا جس میں اسلامی ممالک پیش پیش ہیں۔ آپ کو بلا طلب قابلیت کا سرٹیفکیٹ عطا کر چکی تھی۔ اور چونکہ مدیر کوثر کو اس سیدھے طریق سے آپ پر حرف گیری کی گنجائش نظر ہی نہ آتی تھی۔ اس لئے آپ نے وہی آسان نسخہ جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے یہاں بھی استعمال کیا ہے۔ اور دنیا کی آنکھ میں خاک جھونکنے اور مسلمانوں کو آپکے خلاف اشتعال دلانے کے لئے آپکی ذات پر وہی فرسودہ حملے کئے ہیں۔ جو آپ بزعم خود قادیانیت کے خلاف نہایت مؤثر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

> "سب سے اول وہ شخصی طور پر ایسے سیاسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جس نے انگریزی دور حکومت میں ہندوستان کی آزادی کے خلاف بیرونی دنیا میں تبلیغ و اشاعت کے فرائض انجام دیئے ہیں۔ ایسا شخص آزاد قوموں کے سیاستدانوں میں ہمیشہ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ اور مونہہ پر چاہے کوئی کچھ نہ کہے۔ مگر دل ہی دل میں اسے ایک غلط قرار دیا جاتا ہے۔ امریکہ میں دجے لکشمی کو جمعیت اقوام کے سلسلہ میں اہمیت اس لئے حاصل تھی۔ کہ ان کی زندگی بدیشی حکومت سے بغاوت کرتے گزری۔ غلامی پر قناعت بلکہ حاکم قوم کی حمایت ایک ایسا گھٹیا اخلاق ہے۔ جسے آزاد قومیں کبھی معاف نہیں کرتیں۔ دوسرے ہر شخص کی زندگی اس کے ذہن کی خلاق ہے۔ جو شخص محکومی پر قانع ہوتا ہے۔ اس کے اندر حاکم قوم کا مقابلہ کرنے کی جرأت طبعاً ختم ہو جاتی ہے۔ ہمارے راہ نماؤں نے تقسیم اور مابعد تقسیم کے سلسلہ میں ہندوؤں کے مقابلہ میں جس جرأت کا اظہار کیا ہے اتنا ہی انگریزوں کے سامنے کمزوری کا اظہار کیا ہے۔ ریں صاحب نے جو کچھ کہدیا۔ اسے تقدیر تسلیم کر لیا۔ برطانیہ کے مقابلہ میں سر ظفر اللہ خان کی کمزوری ایک طبعی چیز ہے۔" (کوثر یکم مئی ۱۹۴۸ء)

مدیر صاحب نے اپنے دعوے کی تائید میں اگر ایک مثال بھی دی ہوتی۔ تو یقیناً اس طویل گفتگو کا کچھ اثر بھی ہوتا۔ لیکن اس کا کیا کیجئے۔ دنیا جانتی ہے کہ جنگ ختم ہونے کے بعد سر محمد ظفر اللہ ہی پہلے وہ شخص تھے۔ جنہوں نے برطانیہ میں وہ تقریریں کیں۔ جس میں برطانیہ کو مخاطب کر کے صاف صاف کہہ دیا گیا تھا کہ ہندوستان کو آزادی دینے کے سوا اب کوئی چارہ کار نہیں۔ اگر اب بھی برطانیہ نے ہندوستان کے لوگوں کی خواہشات کو ٹھکرا دیا۔ تو اس کی اپنی ہستی کے لئے سخت مضر ثابت ہوگا۔ اس وقت دنیا ان کی تقاریر سے گونج اٹھی تھی۔ اور جانچنے والے دماغوں نے پکار کر کہہ دیا تھا۔ کہ اس بے باکی سے نہ تو گاندھی جی اور نہ نہرو جی کو ہی برطانیہ کو مخاطب کرنے کا حوصلہ ہوا ہے۔ بیشک آپ کو اس معنے میں باغی نہیں کہا جا سکتا۔ جس معنے میں وجے لکشمی ملکی باغیہ تھیں۔ لیکن یہ کہنا کہ وجے لکشمی کو ملکی باغیہ ہونے کی وجہ سے امریکہ میں جمعیت اقوام کے سلسلہ میں سر ظفر اللہ خان سے بڑھ کر اہمیت حاصل تھی ایک صریح غلط بیانی ہے۔ وجے لکشمی کو جو کامیابی حاصل ہوئی۔ وہ اس لئے تھی۔ کیونکہ وہ ایک عورت تھی۔ اور ایسی قوم کا فرد تھی جس نے کروڑوں روپیہ امریکہ میں پروپیگنڈا کے لئے پانی کی طرح بہا دیا تھا۔ اور بہا رہی تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں سر ظفر اللہ خان نے محض اپنی قابلیت کے بل پر یو۔ این۔ او میں وہ کارنامے دکھائے۔ کہ دنیا نعرہ ہائے تحسین سے گونج اٹھی۔ اگر ہم پر یقین نہ ہو۔ تو مسز آئنگر ہندی وفد کے لیڈر سے پوچھ لیجئے۔ ہندو پریس کا مطالعہ کیجئے۔ مسلم پریس پر نظر ڈالئے۔

پھر مدیر کوثر کو بتانا چاہیئے تھا کہ سر ظفر اللہ خان موجودہ مسئلہ پر بحث کے دوران میں یہاں یہاں برطانیہ سے دبا۔ یہاں یہاں اس نے پاکستان کو زک دلائی لیکن چونکہ آپ کے پاس اس کی کوئی مثال نہ تھی بلکہ اس کے خلاف حقائق موجود تھے۔ یعنی سر ظفر اللہ خان نے برطانیہ پر ہندو پرستی اور پاکستان دشمنی کا کھلم کھلا الزام لگایا تھا۔ اس لئے مدیر صاحب نے ایک مبہم اور عام الزام لگا دیا۔ اور دل میں سمجھ لیا کہ بڑا تیر مار لیا ہے۔

مدیر صاحب کی یہ بھی عجیب منطق ہے۔ کہ جب تک برطانیہ کے عہد میں کوئی آدمی حکومت کا باغی نہ رہ چکا ہو۔ وہ طبعاً آزادی میں بھی برطانیہ کے سامنے آنکھ نہیں اٹھا سکتا۔ کسی آدمی کی قابلیت اور جرأت کا معیار قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف بغاوت کو قرار دینا صرف ایک مسخ شدہ ذہنیت سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ کیا مدیر صاحب ہمیں قرآن کریم سے کوئی ایسی مثال بتا سکتے ہیں۔ کہ کسی اسلامی جماعت کے کسی فرد نے کسی قانوناً قائم شدہ حکومت کے خلاف محض اس لئے بغاوت کی ہو۔ کہ حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے بھی جو کچھ کیا تھا۔ وہ اتنا کیا تھا۔ کہ بنی اسرائیل کو لے کر فرعون کی حکومت

گئے حدود سے نکل گئے تھے۔ آپ نے حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے ایک منٹ بھی کبھی باغیانہ خیالات کو اپنے دل میں راہ نہ دی تھی۔

بے شک اسلامی آزاد جماعتوں نے بغاوت کی ہے۔ لیکن انہوں نے حکومت کو الٹنے کے لئے کبھی علم بغاوت بلند نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے بدی اور فسق و فجور کے خلاف بغاوت کی۔ اور اس کے لئے سختیاں برداشت کیں۔ سب و شتم سہے۔ عدم تعاون کا دکھ اٹھایا ہجرتیں کیں۔ صلیب پر چڑھے بے عزتیاں گوارا کیں۔ الغرض ہر طرح کے مصائب کا نشانہ بنے۔ لیکن اف نہ کی۔ کیا انہوں نے کوئی قابلیت اور جرأت نہیں دکھائی۔

بے شک سر محمد ظفر اللہ خان نے بھی برطانیہ کا تختہ الٹ دینے کے لئے وجے لکشمی کی طرح بغاوت نہیں کی تھی۔ لیکن انہوں نے اس آخری قسم کی بغاوت جیسی کہ خدا کے نیک بندوں نے کی بغاوت کی اور ضرور کی۔ ورنہ اگر وہ آپ کے باغی نہ ہوتے۔ تو آج بلا وجہ آپ ان پر کیوں برستے۔ انہوں نے مسیح موعود علیہ السلام کو حق مان کر آپ کے خلاف سخت بغاوت کی ہے۔ کیا آپ کے رسمی اور اپنی دین کے خلاف کھلم کھلا بغاوت نہیں کی؟ کیا اگر آپ کا بس چلے تو آپ ابھی ان کا سر قلم نہ کر دیں۔ ذرا اپنے ضمیر سے استفسار کیجئے جس شخص نے آپ کے خلاف اتنی بھاری بغاوت کی ہو۔ اگر مسلمان صرف اس کو وزارت خارجہ کا اہل سمجھتے ہیں۔ تو یہ اس کی قابلیت اور جرأت کی کتنی بین دلیل ہے۔ اگر ملکی بغاوت ہی جرأت کا معیار ہے۔ تو پاکستان کا وزیر خارجہ مولانا ابوالکلام آزاد۔ خان عبد الغفار خان۔ مولانا حسین احمد مدنی اور شیخ محمد عبد اللہ آف کشمیر میں سے کسی کو بنانا چاہیئے تھا۔

قل اعوذ برب الفلق۔ ۔ ۔ ۔ ۔ من شر حاسد اذا حسد

مدیر محترم نے ایک اور لاجواب دلیل یہ دی ہے کہ

"سر ظفر اللہ خان قادیانی ہیں۔ ان کا قبلہ قادیان انڈیا کے قبضہ میں ہے وہ پاکستان کے معاملہ میں کتنی ہی وفاداری سے کام لیں۔ مگر وہ قادیان کے معاملہ میں طبعی طور پر بے بس ہیں۔ جس شخص کی کوہ انڈیا کے اس طرح دبی ہوئی ہو۔ اس کو پاکستان کا وزیر خارجہ بنانا سخت نادانی ہے۔"

(کوثر یکم مئی ۱۹۴۸ء)

یہ اس طرح کی دلیل ہے۔ جس طرح کوئی نادان حضرت حاجرین علیہم السلام پر صلح حدیبیہ کے متعلق نعوذ باللہ یہ الزام لگائے۔ کہ چونکہ آپ کا وطن مکہ اور آپ کا کعبہ کفار قریش کے قبضہ میں تھا۔ اس لئے انہوں نے صداقت کی پروا نہ کرتے ہوئے دب کر صلح کر لی تھی۔ لیکن مولوی صاحب نے تو سر ظفر اللہ کے خلاف کوئی ایک بھی ایسی شہادت پیش نہیں کی۔ جس سے ثابت ہوتا۔ کہ وہ انڈین یونین سے کسی طرح دب گئے۔ ذرا ان کی کمزوری کی ادنےٰ سی مثال ہی پیش کی ہوتی۔ مگر آپ کو حقیقت سے کیا تعلق۔ آپ تو مسلمانوں کو قادیانیت کے خلاف اشتعال دلانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ شہادت کی ایسے معاملات میں ضرورت ہی کیا ہے؟

پھر آپ تیسری لاجواب دلیل یہ پیش کرتے ہیں۔

"پھر وزیر خارجہ کا سب سے اہم تعلق مسلمان ملکوں سے ہے پاکستان کا مستقبل ان ہی ممالک سے وابستہ ہے۔ لیکن ہمارا وزیر خارجہ اعتقاداً عالم اسلام کو عالم کفر قرار دیتا ہے۔ اور اس کے دل میں مسلمان قوموں سے وجہ ہمدردی کبھی پیدا نہیں ہو سکتی۔ جو اس شخص کے دل میں ہو سکتی ہے۔ جو ان کو مسلمان اور برادر دینی سمجھتا ہے۔ اگر ایک انگریز پر عالم اسلام کے معاملے میں اعتماد کیا جا سکتا ہے تو قادیانی پر بھی کیا جا سکتا ہے۔ یہاں معاملہ دانستہ کسی غلط کام کے کرنے کا نہیں ہے ہم طبعی اور فطری حقائق پیش کر رہے ہیں۔"

(کوثر یکم مئی ۱۹۴۸ء)

اس لاجواب دلیل کا ہم کیا جواب دیں۔ ہم تو صرف اتنا ہی عرض کرتے ہیں ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

لیکن اس کا حقیقی جواب تو چین سے لے کر مراکو تک کی مسلمان اقوام کے جرائد اور اخبار ہی دے سکتے ہیں۔ ان میں سے کوئی سا اٹھا کر پڑھ لیجئے۔ اس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مسلمان اقوام نے سر محمد ظفر اللہ خان کی اسلام دوستی اور مسلمان اقوام سے ہمدردی کو کس طرح محسوس کیا۔

بال کی کھال

معاصر سفینہ میں ایک اداری نوٹ بعنوان "الفضل و ظفر اللہ" شائع ہوا ہے۔ یہ نوٹ بندی کی چندی بنانے اور دلیل کی کھینچ تان کا عجیب و غریب نمونہ ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ اگر ہم نے مغربی پنجاب کے اخبار نویسوں کی اس بات کو سراہا۔ کہ انہوں نے دونوں پنجابوں کے اخبار نویسوں کے لئے ایک ایسا لائحۂ عمل تیار کرنے میں شرکت کی۔ جس سے دونوں طرف کے اخبار نویس جھوٹی اشتعال انگیز خبریں شائع کرنے سے باز آ جائیں گے تو اس سے یہ کس طرح پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم نے مجوزہ کوڈ کی ایسی شق کو بھی مان لیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قتل و غارت کی ذمہ داری برابر برابر دونوں ملکوں پر ہے۔ خاص کر جبکہ اس مجوزہ کوڈ کے الفاظ میں سے بھی یہ بات پیدا نہیں ہوتی۔ کہ کسی فریق نے دوسرے کو ختم کرنے کی سازش نہیں کی تھی۔ ویسے کھینچ تان کر اپنے مطلب کے مطابق آدمی جو چاہے بنا لے۔

کیا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے کہ جو معاصر "سفینہ" کے اس ادعا کو مان لے گا۔ کہ مظالم صرف مشرقی پنجاب میں ہوئے مغربی پنجاب میں قطعاً کچھ بھی نہیں ہوا لیکن ہمارا دعوےٰ ہے۔ کہ معاصر کا ادعا غلط ثابت ہو تو پھر بھی ظفر اللہ کا ہندوستان پر الزام قائم رہتا ہے۔ دونوں ملکوں میں مظالم کا ہونا اس امر کے منافی نہیں۔ کہ ایک فریق نے دوسرے کو بالکل بے بس ختم کر دینے کی سازش کر رکھی تھی۔ تھوڑے سے غور کی ضرورت

نماز جمعہ کے متعلق اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نماز جمعہ رتن باغ کے اندرونی حصہ باغ میں ہوگی۔ جو دوست اعلان ہذا پڑھیں۔ وہ دوسروں کو بھی فوری طور پر اطلاع فرما دیں۔

نائب ناظر تعلیم و تربیت

میٹرک پاس نوجوانوں کے لئے خدمت دین کا موقعہ

بعض دوستوں نے حضور کی تحریک پر زندگی وقف کی تھی۔ مگر ان کے مناسب حال کام نہ ہونے کی وجہ سے ان کو نہیں بلایا گیا تھا۔ اب خدا تعالےٰ نے ان کے لئے بھی خدمت دین کا موقعہ پیدا کر دیا ہے۔ لہٰذا وہ اپنے موجودہ پتوں سے مطلع فرمائیں۔ نیز وہ دوست بھی جو میٹرک ہوں۔ اور نوجوان ہوں۔ انہوں نے تا حال کسی وجہ سے زندگی وقف نہ کی ہو لیکن اب کرنا چاہتے ہوں تو دفتر ہذا کو اپنے ارادہ سے مطلع فرمائیں۔

وکیل الدیوان جینت بلڈنگ جودھامل روڈ لاہور

ضروری اعلان

بہت سے احمدی احباب بغیر کسی ضرورت کے لاہور میں مقیم ہیں۔ اور اس وجہ سے ان میں آوارگی کی عادت پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہر وہ احمدی دوست جن کے متعلق معلوم ہوا۔ کہ وہ بغیر ضرورت لاہور میں مقیم ہیں۔ ان کو نئے مرکز میں جانے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ نیز وہ طالب علم جو تعلیم ترک کر چکے ہیں۔ ان کو بھی نئے مرکز میں جانے کی اجازت نہ دی جائیگی۔ جب تک وہ ثابت نہ کر دیں۔ کہ وہ اس عرصہ میں کسی دوسری جگہ باقاعدہ طور پر تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔

ناظر امور عامہ

کمپونڈر کی ضرورت

ایک ایسے مخلص دوست کی ضرورت ہے جو کمپونڈری کا کام جانتے ہوں۔ اور قادیان میں رہائش رکھ کر خدمت خلق کر سکیں۔ ان کو گزارہ دیا جائے گا۔ جو دوست قربانی کر سکیں۔ فوراً اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

نور الحق جودھامل بلڈنگ لاہور

درخواست دعا:۔ طلبائے جماعت دہم تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا

رجم

(۱)

(از مولوی محمد احمد صاحب ثاقب مولوی فاضل)

جنسی تعلقات کے بارے میں مغربی تہذیب اور تمدّن کو سرسری نظر سے دیکھنے والے کو بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ آجکل جو اخلاقی لپستی ان کے دل و دماغ پر حکومت کر رہی ہے وُہ درحقیقت قوانین اور ضابطہ کی اس کمزوری کی وجہ سے ہے جو انہوں نے اس بارہ میں وضع کئے ہیں۔

اسلام اور دیگر مذاہب میں یہ بہت بڑا امتیاز ہے کہ اسلام انسان کی صحیح اور پیدائشی فطرت کے مطابق قانون پیش کرتا ہے۔ اور پھر اس پر عمل کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ لیکن دیگر مذاہب کے موجودہ مقنّنین پہلے نظر اپنے پیدا کردہ ماحول اور اپنے رسم و رواج پر ڈالتے ہیں۔ اور پھر اس ماحول اور رسم و رواج کی روشنی میں ایک قانون وضع کرتے ہیں۔ تاکہ اس قانون کا بھی احترام قائم رہے اور ان کے رجحانات میں بھی کسی قسم کی تبدیلی واقع نہ ہو یہی وجہ ہے کہ انہوں نے زنا کے بارے میں قانون وضع کرتے وقت اپنے لئے ایسی گنجائش رکھ لی ہے۔ جس سے وُہ اپنی مطلب براری بھی کرتے رہیں۔ اور قانون بھی اپنی جگہ قائم رہے۔ اگر ان اقوام میں زنا کی کثرت نہ ہوتی اور اُنکی ذہنی پرورش اس ماحول میں نہ ہوئی ہوتی تو وُہ اس قسم کے قانون ہرگز وضع نہ کرتے جس میں نفس کی اس خواہش کو اس رنگ میں پورا کرنے کی گنجائش باقی رہتی۔

لیکن اسلام نے زنا کے متعلق ایسا ہمہ گیر قانون بنایا ہے۔ جس میں نہ تو انسان کے ذاتی رجحان کا خیال رکھا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس میں کوئی ایسی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس سے انسان کے دل میں اس خیال کی پرورش ہو سکے۔ بلکہ اس کو اس رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ جس سے ذہنی پرورش اس طریق پر ہو کہ یہ اتنا بڑا قبیح گناہ ہے کہ اس کا مرتکب انسانی سوسائٹی میں رہنے کے قابل نہیں

زنا کی تعریف

اسلام نے زنا کی ایسی جامع اور مانع تعریف کی ہے۔ نہ تو عورت اور نہ مرد ہی اپنے لئے کوئی گنجائش کا پہلو تلاش کر سکتا ہے۔ اور وُہ یہ ہے کہ وطی مکلف طایع فی قُبُل مشتہاۃ خالٍ عن ملکہ و شبھتہ (درمختار) یعنی مرد عورت سے ایسے حال میں جماع کرے کہ وُہ عاقل و بالغ ہو اس پر جبر نہ کیا گیا ہو۔ زندہ عورت سے ہو اور وُہ بالغہ ہو۔ اور وُہ عورت اسکی ملک سے خالی ہو نہ ملکِ یمین ہو۔ اور نہ ملکِ نکاح یعنی نہ اس کی جاریہ ہو نہ اسکی بیوی اور نہ ان دونوں باتوں کا اس میں شبہ ہو۔ مثلاً جاریہ سے مکاتبت کی گئی ہو۔ وُہ اگرچہ اسکی لونڈی نہیں ہے لیکن آزاد بھی نہیں ہے۔ اسلئے شبہ پڑتا ہے یا اسنے کسی عورت سے نکاح کیا ہے بغیر گواہوں کے یہ اگرچہ اُسکی بیوی نہیں ہے لیکن شبہ پڑ گیا۔

غرض اس تعریف کی رُو سے اس قسم کا فعل کرنے والا مرد اور عورت دونوں مجرم ہیں۔ اور دونوں سزا کے مستوجب ہیں لیکن انگریزی قانون کی رو سے عورت کو کسی حالت میں سزا نہیں مل سکتی۔ . . . . نیز انگریزی قانون کی رُو سے باہمی رضامندی سے اس فعل کا ارتکاب کرنے والے مرد اور عورت دونوں کو سزا نہیں ملسکتی۔ اگر عورت کسی دوسرے کی بیوی نہ ہو اس صورت میں بھی اگر خاوند کی رضامندی سے ہو۔ تو کوئی جرم نہیں۔ لیکن اسلام ہر صورت میں دونوں کو مجرم اور سزا کا مستوجب قرار دیتا ہے

اسلام میں جرائم کی سزا

انگریزی قانون کی رو سے انکی تعریف کے مطابق زنا کا ارتکاب کرنیوالے شخص کو زیادہ سے زیادہ دو قسم کی سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

(transportation for life)

جلاوطنی جو آجکل انہوں نے زیادہ سے زیادہ ۱۴ سال کے لئے کر دیا ہے (۲) دس سال کی قید۔ لیکن اسلام نے جرائم کی سزا کو تین اقسام میں منقسم کیا ہے۔ (۱) حدّ (۲) سیاست (۳) تعزیر

حدّ

حدّ اس شرعی سزا کا نام ہے جو کسی خاص جرم کے ثابت ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حق کے استیفاء کے لئے معین صورت میں دی جاتی ہے کیونکہ یہ جملہ عباد الرحمٰن کی بہبودی کیلئے مشروع کی گئی ہے مثلاً یہ کہ انکے اموال محفوظ رہیں۔ انکے نسب میں خرابی واقع نہ ہو۔ ان کی اعراض دُشمن کی دست درازی سے بچی رہیں چونکہ یہ کسی فرد کے حق کی وجہ سے مشروع نہیں ہوئی اسلئے جرم ثابت ہو جانے کے بعد کسی فرد کی سفارش اس میں قبول نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس قسم کی سفارش ترک واجب کا مطالبہ ہے یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک عورت کو چوری کے جرم میں حدّ لگانے کا فیصلہ کر دیا تو اسامہ بن زید گے آپ کے پاس اس کی سفارش کرنے پر آپ نے فرمایا اتشفع فی حدٍّ من حدود اللہ کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کو جو پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ پورا کر رہا ہوں۔ اور تم اسکے متعلق سفارش کر رہے ہو جو تمہارے لئے جائز نہیں ہے۔

تعزیر

یہ تادیب ہے حدّ نہیں ہے یہ اس سزا کا نام ہے جو امام یا خلیفہ یا دشاہ یا حاکم وقت کسی شخص کو کسی خاص مصلحت کی بنا پر سزا دینے کا حکم صادر کرے۔ یہ حدّ سے کم ہوگی اور یہ کسی معصیت کے مقابلہ میں بھی ہو سکتی ہے اور غیر معصیت کے مقابلہ میں بھی۔ شامی میں لکھا ہے التعزیز تادیبٌ دون الحدّ واکثرہ یکون بالضرب وغیرہ ولا یلزم ان یکون بمقابلۃ معصیۃ یہ مثلاً ایسے شخص کو بھی دی جاسکتی ہے جس کا جرم اس حد تک تو ثابت نہ ہو کہ اسکو معیاری سزا دی جائے۔ لیکن مصلحت وقتی اس امر کا بھی تقاضا کرتی ہو کہ اگر اس کو سزا نہ دی گئی تو وُہ دلیر ہو جائیگا۔ اور اصل جرم کا ارتکاب کرے گا۔ مثلاً لوازمات زنا یا کسی شرعی جرم کا ارتکاب کرنیوالے کی اعانت کرنیوالا ہو

اور یہ سزا ایسے شخص کو بھی دی جاسکتی ہے جو معصیت کا مرتکب نہ ہو۔ محض تادیبا ہو۔ مثلاً دس سال کے بچے کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے مارنا۔

سیاست

یہ اس فعل یا سزا کا نام ہے جو کہ حاکم وقت یا قاضی کسی خاص مصلحت کی بنا پر صادر کرے یہ حد سے زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔ اور حد کے علاوہ کسی اور رنگ بھی صادر کی جاسکتی ہے مثلاً جلاوطنی۔ حبس۔ حبس دوام قتل۔ حلف المتہم۔ ضرب۔ یہ بھی معصیت اور غیر معصیت دونوں کے لئے ہو سکتی ہے اس طرح یہ ملزم کے حالات کی تبدیلی سے بھی بدل سکتی ہے اور زمانہ کے حالات کی تبدیلی سے بھی مثلاً ایک شخص بار بار سرقہ کا مرتکب ہوتا ہے یا زنا کا ارتکاب کرتا ہے اور حدّ لگانے سے بھی باز نہیں آتا تو اسکو سیاسۃً قتل کرنے کا حکم دیا جاسکتا ہے یا مثلاً اگر کوئی شخص متہم بالسّرقہ ہو تو اسکو ضرب یا حبس کا حکم دیا جاسکتا ہے یا اگر گواہ کے متعلق قاضی کو شبہ ہو تو وُہ اسے حلف دے سکتا ہے نیز یہ غیر معصیت کے مقابلہ میں بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ حضرت عمرؓ نے نصر بن حجاج کو (جو کہ بہت خوبصورت تھا اور عورتیں اسکی وجہ سے فتنہ میں پڑتی تھیں۔) جلاوطنی کا حکم دیا تھا چنانچہ اس نے حضرت عمرؓ سے کہا یا امیر المومنین میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے تو آپ نے جواب میں فرمایا لا ذنب لک وانّما الذنب لی حیث لا اطھر دار الھجرۃ منک کہ تمہارا تو کوئی قصور نہیں ہے درحقیقت قصور میرا ہے جس نے اسوقت تک تم سے دار الھجرۃ کو پاک نہیں کیا اسی طرح اور بہت سے صوفیا اور مشائخ السلوک کے متعلق ثابت ہے کہ انہوں نے اپنے مریدین کو غلبۂ قوت نفس کی وجہ سے تغریب کا حکم دیا۔

اصناف زناۃ

فقہاء نے زناۃ کو چار اقسام میں منقسم کیا ہے اور ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ سزا کتاب اور سنت کے مطابق تجویز کی ہے۔ (۱) محصن حر ثیب (۲) حر بکر (۳) عبد (۴) امتہ۔

محصن ثیب کی یہ شرائط بیان کی گئی ہیں کہ وُہ بالغ ہو مسلمان ہو۔ حر ہو۔ اور اس نے اپنی بیوی سے عقد صحیح کیحالت میں وطی کی ہو یعنی اگر اس نے نکاح فاسد کی صورت میں اپنی بیوی سے صحبت کی تو وُہ محصن نہیں کہلائیگا۔ ایسے شخص کیلئے خواہ وُہ مرد ہو یا عورت اکثر فقہاء کے نزدیک رجم کی سزا دی جائیگی۔ حر بکر کی سزا بموجب ایت۔ الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحدٍ منھما مائۃ جلدۃٍ سَو کوڑے مقرر کی گئی ہے۔ نیز قاضی کو اختیار ہے کہ وُہ سیاسۃً مرد کو ایک سال کے لئے جلاوطنی کا بھی حکم دے اور عورت کو جلاوطن نہ کرے کیونکہ اسکو آزادی ملجائیگی اور نگران اسکے پاس موجود نہ ہوگا اسلئے بجائے اصلاح کے زیادہ خراب ہونیکا احتمال ہے۔

امتہ اگر شادی شدہ ہو تو اسکی سزا بموجب آیت فاذا احصنّ فان اَتَیْنَ بفاحشۃٍ فعلیھن نصف ما علی المحصنات من العذاب۔ پچاس کوڑے مقرر کی گئی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ لیکن اگر شادی شدہ نہ ہو تو اسکی سزا کے بارہ میں فقہاء میں اختلاف ہے جمہور فقہاء کا مذہب ہے کہ اسکی سزا بھی پچاس کوڑے ہوگی۔ لیکن ایک گروہ نے اس سے اختلاف کیا اور کہا کہ اسکو حد نہیں لگائی جائیگی۔ بلکہ اس کیلئے تعزیر ہے جو قاضی حالات کے مطابق مقرّر کر سکتا ہے۔

وجہ اختلاف لفظ احصان ہے جس نے احصان سے مراد تزوج لیا ہے اس نے دلیل خطاب کے پیش نظر یہ کہا کہ لا تُجلَدُ غیر المتزوجۃ اور جس نے احصان سے مراد اسلام لیا اُس نے متزوجہ اور غیر متزوجہ میں فرق نہیں کیا۔

عبد کی سزا کے بارہ میں بھی اختلاف ہے بعض کے نزدیک اسکی حد پچاس کوڑے ہے انہوں نے امتہ پر قیاس کیا ہے بدلالۃ النّص اور بعض نے کہا کہ عبد کی حد سو کوڑے ہے۔ کیونکہ آیت فاجلدوا کل واحدٍ منھما مائۃ جلدۃ عام ہے اس میں حر یا عبد کی تخصیص نہیں کی گئی۔ چونکہ اسلامی احکام اور ہدایات کی وجہ سے اب غلامی کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اسلئے اب اس بحث میں

پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

رجم

نبی علیہ السلام کے زمانہ میں رجم کی سزا۔ ماعز۔ جہیلہ کی ایک عورت۔ دو یہودی مرد اور عامر کی ایک عورت کو دی گئی۔ اس طرح خلفاء کے زمانہ میں بھی یہ سزا دی گئی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ سزا سیاسۃً دی گئی یا شرعی حدّ کے طور پر۔ میرے خیال میں رجم کی سزا سیاسی سزا ہے حد شرعی نہیں ہے اس کی تائید میں مندرجہ ذیل امور پیش کئے جا سکتے ہیں:۔

اوّل:۔ قرآنی آیت میں ہر قسم کے زانی اور زانیہ کی سزا سَو کوڑے بیان کی گئی ہے۔ اگر ثیب اور بکر کی حد شرعی میں فرق ہوتا تو آیت میں عموم نہ ہوتا دلیے سیاسۃً توجیہہ میں بیان کر چکا ہوں ایک چور کو بھی قتل کی سزا دی جا سکتی ہے۔

دوم:۔ اگر رجم کی سزا حدّ شرعی ہوتی تو امتہ محصنہ متزوجہ کی سزا نصف رجم ہوتی پچاس کوڑے نہ ہوتی۔ چونکہ رجم قابل انقسام نہیں اسلئے اس کا نصف تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن کسی امام فقہ نے اس امر کا کہیں ذکر نہیں کیا کہ امتہ متزوجہ کی اصل سزا تو نصف رجم ہے لیکن یہ قابل انقسام نہیں اسلئے پچاس کوڑے سزا تجویز کی گئی۔

سوم (الف):۔ حضرت علیؓ نے شراحۃ الھمدانیہ کو جمعرات کے روز سو کوڑے لگائے اور جمعہ کے دن رجم کیا اور فرمایا جلدتھا بکتاب اللّٰہ ورجمتھا بسُنّۃِ رسولہٖ۔ کہ میں نے اس عورت کو قرآن کریم کے حکم کے مطابق کوڑے لگائے ہیں اور نبی علیہ السلام کی سُنّت کے مطابق رجم کیا ہے۔ اس کے علاوہ بخاری شریف میں سلمۃ بن کھیل سے روایت ہے۔ قال سمعت الشعبی یحدث عن علیؓ حین رجم المرأۃ یوم الجمعۃ وقال قد رجمتھا بسنۃ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علیؓ رجم کو قرآنی حکم نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ اسے سنت رسول اللہ کے مطابق ایک سیاسی سزا خیال فرماتے تھے۔

سوم (ب):۔ یہ امر ظاہر ہے کہ ایک شخص کیلئے حدّ ایک ہی ہو سکتی ہے یا رجم یا کوڑے لیکن اگر کسی کو دونوں سزائیں اکٹھی دی گئی ہیں۔ تو ہم یہی کہینگے کہ ایک حدّ ہے۔ اور ایک سیاسی سزا ہے اب ہم نے تعیین کرنی ہے کہ حدّ کونسی ہے اور سیاسی سزا کونسی ہے تو ظاہر ہے کہ جو سزا قرآنی حکم کو مدنظر رکھ کر دی گئی ہے وہی حدّ ہوگی۔ اور حضرت علیؓ کے الفاظ جلدتھا بکتاب اللّٰہ سے عیاں ہے کہ یہی سزا بطور حدّ کے قائم کی گئی ہے۔

چہارم (الف) نبی علیہ السلام سے عبادۃ الصامت کی روایت ہے انّ النبی علیہ الصلوۃ والسلام قال خذوا عنّی قد جعل اللّٰہ لھنّ سبیلاً، البکر بالبکر جلد مائۃٍ وتغریب عامٍ والثیّب بالثیّب جلد مائۃٍ والرجم بالحجارۃ۔ اس حدیث میں بکر کے لئے بھی دو سزائیں تجویز کی گئی ہیں۔ اور ثیب کے لئے بھی۔ بکر کے لئے جلد مائۃٍ اور تغریب عام اور ثیب کے لئے جلد مائۃٍ اور رجم اور ان دونوں قسم کی سزاؤں کا منبع اللہ تعالیٰ کو قرار دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ دونوں قسم کی سزائیں قرآن پاک میں مذکور ہیں ظاہر ہے کہ قرآن کریم میں نہ تو تغریب عام کا ذکر ہے اور نہ رجم کا۔ پس اگر ہم رجم کو حدّ قرار دیںگے تو اس حدیث کی رو سے تغریب عام بھی حدّ قرار دینی پڑے گی۔ حالانکہ اکثر فقہاء عورت کے لئے سیاسۃً بھی تغریب عام کی سزا کو مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ کہتے ہیں کہ اس طرح عورت کو زنا کے مواقع زیادہ میسّر آئینگے۔ اور فساد کا زیادہ احتمال ہوگا۔ چہ جائیکہ اسکو حدّ قرار دیں۔

چہارم (ب) اس حدیث میں ایک سزا دونوں کے لئے مشترک ہے اور ایک سزا دونوں کیلئے مختلف ہے۔ جو مشترک ہے وہ قرآن کریم میں مذکور ہے اور جو مختلف ہے وہ قرآن کریم میں مذکور نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں میں سے ایک حدّ ہے اور ایک سیاسی سزا ہے۔ ظاہر ہے کہ ہم حدّ اسی کو قرار دینگے جسکی قرآن کریم تائید کرتا ہے اور جو ہر حالت میں قائم رہتی ہے۔

چہارم (ج):۔ اگر ہم ان دونوں کو حدّ قرار دینگے تو پھر ہمیں اس حدیث کی رو سے سَو کوڑے اور تغریب عام دونوں سزائیں بکر کو لازمی دینی ہونگی۔ اسی طرح جلد مائۃ اور رجم بالحجارۃ دونوں سزائیں ثیب کو دینی لازمی ہونگی۔ اور اسمیں کسی امام کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ واقعات اور روایات اس کے خلاف ہیں چنانچہ صاحب درّ مختار لکھتے ہیں۔ لا جمع بین حدّ ورجم فی المحصن ولا بین جلدٍ ونفیٍ الّا تغریب فی البکر۔ یعنی ثیب کو رجم اور جلد اور بکر کو تغریب اور جلد دونوں سزائیں اکٹھی نہیں دینی چاہئیں۔

شامی میں لکھا ہے۔ وقولہٗ علیہ السلام البکر بالبکر جلد مائۃٍ وتغریب عام منسوخ کشطرہ الآخر۔ وھو قولہٗ علیہ الصلوۃ والسلام والثیب بالثیب جلد مائۃٍ ورجمٌ بالحجارۃ یعنی اس حدیث کا پہلا حصہ اس کے دوسرے حصے کی طرح منسوخ ہو گیا ہے۔ اس لئے دونوں سزائیں اکٹھی نہیں دی جا سکتی۔

پنجم:۔ بخاری شریف میں ہے حدثنا خالدٌ عن الشیبانی سألتُ عبداللّٰہ ابن ابی اوفیٰ ھل رجم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال نعم قلتُ قبل سورۃ النّور ام بعدُ قال لا ادری۔ اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس وقت صحابہ کے دل میں بھی یہ احساس تھا۔ کہ سورۃ نور کے نزول کے بعد رجم کا حکم شرعی حد کے طور پر نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ شیبانی نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ نے سورۃ نور کے بعد بھی رجم کیا یا نہیں۔

ششم:۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے لیکچر اسلام کا آئین اساسی کے نوٹس میں مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ہے۔

زنا کی سزا رجم بہت سخت ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم میں اس سزا کا ذکر نہیں قرآن کریم میں ہے الزّانیۃ والزّانی فاجلدوا کلّ واحدٍ منھما مائۃ جلدۃٍ۔ زانی مرد یا زانی عورت کو سَو کوڑے لگاؤ۔ اور جو جھوٹا الزام لگائے۔ اسے اسّی کوڑے لگاؤ۔"

پس ان امور سے معلوم ہوتا ہے کہ رجم ایک سیاسی سزا ہے۔ جس کو قاضی ملزم کے حالات اور تقاضائے وقت کے ماتحت بدل سکتا ہے۔

(باقی)

قرارداد تعزیت
بر وفات محترم حافظ نور الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ درویش قادیان

آج مورخہ ۲۹ اپریل بروز جمعرات بعد نماز فجر مجلس خدام الاحمدیہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر کا ہفتہ واری اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار داد باتفاق رائے پاس ہوئی:۔

اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مدرسہ احمدیہ حافظ نور الٰہی صاحب درویش قادیان کی وفات پر انکے صاحبزادے محمد خالد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں حافظ صاحب مرحوم قادیان کے پہلے درویش ہیں جنہوں نے قادیان کے فسادات کے بعد وہاں وفات پائی آپ حفاظت مرکز کے مقدس فریضہ کی ادائیگی کے سلسلہ میں اپنے وطن سے وہاں گئے ہوئے تھے اور دارالامان میں ہی کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۞

ان کے صاحبزادے محمد خالد صاحب نے حسن صبر و شکر کا اظہار کیا ہے وہ یقیناً قابل صد ستائش ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے بھائی محمد خالد صاحب کو انکے عزیز باپ کی وفات پر مزید صبر و اجر دے اور ہر مشکل میں ان کا حامی و ناصر ہو

(اراکین مجلس خدام الاحمدیہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر ۲۹ اپریل)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

مورخہ ۲ مئی ۱۹۴۸ء بروز اتوار لاہور کی لجنہ اماء اللہ کا پندرہ روزہ جلسہ زیر صدارت بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رتن باغ میں منعقد ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے مستورات کو وقت کی پابندی کی طرف توجہ دلائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زرّین واقعات کی روشنی میں دُعا کی فضیلت بیان فرمائی۔ نیز موجودہ حالات کے متعلق دُعا کرنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد بیگم ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مرحوم نے بھی دُعا پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ اس کے بعد محترمہ آمنہ بیگم اہلیہ ریاض احمد صاحب نے آزادیٔ نسواں پر ایک مضمون پڑھا۔ جس میں بتایا کہ عورت کا سب سے اہم فرض اولاد کی تربیت کرتے ہوئے ان کو اپنی قوم کے لئے بہترین نونہال بنانا ہے۔ اور یہ ذمہ واری تعلیم کے حصول کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔

اس کے بعد جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لاہور کی لجنہ کی سستیوں پر تنبیہ کرتے ہوئے بڑے افسوس کے ساتھ اس بات کا اظہار کیا۔ کہ ہر دفعہ پہلے سے کم تعداد میں مستورات جلسہ میں شامل ہوتی ہیں۔ ان پُر آشوب دنوں میں انہیں اپنی اصلاح کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ وہ کثرت سے جلسوں میں شامل ہوں اور جو نصائح انہیں بیان کی جائیں اُن پر عمل کریں۔

اس کے بعد صدر صاحبہ نے حاضرات جلسہ کی گنتی کروائی۔ پانچ سَو مستورات میں سے صرف ۵۰ مستورات لاہور کی لجنہ کی حاضر تھیں۔ گنتی کروانے کے بعد مختصر مگر جامع الفاظ میں چند نصائح فرمائیں نیز کہا۔ کہ لاہور آجکل جماعت احمدیہ کا مستقل نہیں لیکن عارضی مرکز تو ہے۔ اگر اس طرح سستی برتی گئی تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نعمت کسی اور جگہ لے جائے۔

دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

نوٹ:۔ اگلا جلسہ انشاء اللہ ۱۶ مئی بروز اتوار ۶ بجے شام رتن باغ میں منعقد ہوگا۔

(سیکرٹری)

ہمیں اب مسلم لیگ کو منزل گاہ نہیں بنتے دینا چاہیئے

کہ لوگ آئیں۔ ذرا ٹھہریں اور عہدے لیکر چلتے بنیں! (خلیق الزمان)

لاہور اپنے نامہ نگار سے ۵ رمئی

آج رات کے ساڑھے نو بجے اسلامیہ کالج گراؤنڈ میں ایک عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے آل پاکستان مسلم لیگ کے آرگنائزر چوہدری خلیق الزمان نے کہا۔ ہمیں مسلم لیگ کی اب از سر نو تنظیم اس ڈھب سے کرنی چاہیئے۔ کہ یہ محض منزل گاہ بن کر نہ رہ جائے کہ لوگ اس میں داخل ہوں دم لیں، اور عہدہ دار بن کر آگے نکل جائیں۔ بلکہ ہمیں اس میں متوکلین کی ایک ایسی جماعت پیدا کرنی چاہیئے۔ جو کونسلوں اسمبلیوں اور دیگر عہدوں کے ہر لحاظ سے قابل ہونے کے باوجود عہدوں سے گریز کرلے اور محض قوم کی خدمت ہی اپنا فرض جانے ایسے لوگ ہی صرف حکومت کے افعال و کردار کا صحیح محاسبہ کر سکیں گے۔ اور انہیں کو اگلی خیر کا حق پہنچ سکتا ہے۔

پاکستان میں شرعی قوانین کا فوری نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ اسلامی قوانین رائج ہونے سے پہلے اسلامی ماحول چاہیئے ہیں۔ ہمارے جسم اور روحیں گذشتہ تیرہ سو سال کے زنگ اور گندگیوں سے آلودہ ہیں۔ پہلے ہمیں ان کو دھونا ہوگا۔ ورنہ یاد رکھو اگر اخلاق اعلیٰ اور دیانتداری کا ماحول پیدا کئے بغیر ہم نے بلا سوچے سمجھے اسلامی قوانین رائج کر دیتے تو اس سے بھی غرباء ہی کا نقصان ہوگا۔

کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کی تحریکوں اور اسلام ازم کے مقابلے میں کمیونزم اور سوشلزم کے نقائص کو بیان کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کمیونسٹ آپ لوگوں کی لادینی کی پیداوار ہیں۔ آپ کلام اقبال بھی پڑھتے ہیں۔ قرآن پڑھتے بھی ہیں۔ لیکن عمل آپ کا یہ ہے کہ دہریت فروغ پا رہی ہے۔

سب سے آخر میں آپ نے زندہ دلان پنجاب کو زندہ دلان پاکستان کے نام سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔ آپ پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ پاکستان کا نقطہ مرکز یہ آپ ہیں۔ اگر آپ کے قدم ذرا بھی ڈگمگائے۔ تو یہ ساری عمارت دھڑام سے نیچے آرہے گی۔ اور پاکستان تباہ ہو جائے گا خدارا اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور اپنے علاوہ ان غریب الوطنوں کا خیال کرو جو سرحد پار سے تمہارے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا رہے تھے۔ کہ ایک صاحب نے آپ کے ہندوستان کے مسلمانوں کو چھوڑ کر چلے آنے پر اعتراض کیا۔ آپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ میری زبان اس کے جواب میں گنگ ہے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں میرا جواب پاکستان کے حق میں اچھا نہ ہوگا۔ میں تو فقط اتنا جانتا ہوں میں نے انہیں اگر چھوڑا بھی ہے تو انکی خدمت کے جذبے سے اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں اب جو کچھ کر رہا ہوں۔ یہ سب انہی کے فائدے کے لئے ہے۔

کشمیر کی جنگ آزادی میں مدد

مظفر آباد ۵ رمئی بذریعہ فون، مرزا عبد الرحیم صاحب سجادہ نشین کونٹیاں شریف جہاد کشمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ آپ نے پانصد روپیہ نقد دیا ہے اور پانصد روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے نیز ایک ہزار مسلح نوجوان میدان جہاد میں بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ شعبہ نشر و اشاعت کشمیر مسلم کانفرنس لاہور)

شہزادی ایلزبتھ پیرس جائیں گی!

لندن (بجری تار) ابھی ابھی بکنگھم پیلس سے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ شہزادی ایلزبتھ اور ڈیوک آف ایڈنبرا چودہ مئی کو پیرس جائیں گے۔ یہ دورہ فرانس کے صدر کی دعوت پر کیا جا رہا ہے۔ آپ وہاں ایک نمائش کا افتتاح دیں گے۔ جس کا نام "پیرس میں برطانوی زندگی کی آٹھ صدیاں" ہے شہزادی ایلزبتھ پہلی مرتبہ پیرس جا رہی ہیں۔ اس نمائش کا انتظام فرانسیسی حکام اور برٹش کونسل نے مل کر کیا ہے (رائٹر)

اخبار "مسلمان" سیالکوٹ!

"مسلمان" جو پہلے سوہدرہ سے شائع ہوا کرتا تھا اب مولانا محمد ابراہیم صاحب ناصر سیالکوٹی کی سرپرستی میں ہفتہ وار سیالکوٹ سے شائع ہو رہا ہے سالانہ چندہ صرف ۶ روپے ہے۔ آج ہی طلب فرمایئے پتہ:۔ منیجر اخبار مسلمان شہر سیالکوٹ)

مشرقی پنجاب سے سامان لانیوالے مہاجرین کے لئے اطلاع

حکومت پاکستان کے وزیر مہاجرین آنریبل راجہ غضنفر علی خان کے پریس اعلامیہ کے مطابق جو مہاجرین مشرقی پنجاب سے اور ریاستوں سے اپنا گھریلو سامان اور امانت خانوں سیف ڈیپازٹ سے اپنی امانتیں نکال کر لانا چاہتے ہیں انکیلئے ذرائع نقل و حمل کا بندوبست کرنے کیلئے مندرجہ ذیل طریق کار پر عمل کیا جائیگا

ٹرک اور لاریوں کو کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے تمام درخواستیں تحریری طور پر چیف سپرنٹنڈنٹ آفس آف دی پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر ۱۲ مزنگ روڈ لاہور کے پاس دینی چاہئیں

(۲) ہر ہفتے کی شام تک جتنی درخواستیں موصول ہونگی۔ ان پر اس کے دوسرے دن غور کیا جائے گا۔ اور پروگرام مرتب کیا جائے گا۔ مانگ کے مطابق ٹرک حاصل کئے جائیں گے۔ اور ان کی روانگی کی تاریخ ایم ای او پاکستان کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد طے کی جائے گی۔ جو فوجی حفاظتی دستہ مہیا کرنے کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کرے گا۔

(۳) ٹرک کے لئے درخواست دہندگان جس بدھ کو درخواست دیں۔ اس سے اگلے جمعہ سے قبل چیف سپرنٹنڈنٹ سے ملاقات کرلیں۔

(۴) متعلقہ ڈسٹرکٹ لیزن آفیسران کو بذریعہ تار اطلاع دیدی جائیگی۔ تاکہ وہ گھریلو سامان اور امانت خانوں سے سامان کو منتقل کرنے کے لئے اجازت ناموں کی حصولیابی کے لئے تیار ہو سکیں۔

(۵) کرایہ کی رقم پیشگی ادا کرنی کے ذمہ دار درخواست دہندگان ہوں گے جو ایک روپیہ فی میل کے حساب سے حکومت کی مقرر کردہ عام شرح کے مطابق لگائی جائے گی۔

(۶) فی میل کی اجرت کے علاوہ جو پیشگی ادا کی جائے گی۔ مقررہ شرح کے مطابق رکنے کی بھی اجرت لی جائے گی۔

(۷) مشرقی پنجاب جانے اور وہاں سے واپس آنے کے لئے پراونشل راشننگ افسر کی طرف سے پٹرول مہیا کیا جائے گا۔ بشرطیکہ لاری کا مالک مذکورہ افسر کی یہ تسلی کر دے کہ اس کے ماہانہ کوٹہ میں سے کوئی پٹرول نہیں بچا ہے۔ یہ امر ضروری ہے کہ ٹرک کو کرایہ پر لینے والا اس امر کی تصدیق کر دے۔ کہ مذکورہ تیل انعام دیا گیا۔

(۸) اگر کسی کے پاس پورے ٹرک کے لئے سامان نہیں ہے۔ تو وہ اسی مقام کے کسی اور شخص سے اتفاق کرلے اور مشترکہ طور پر ٹرک کے لئے درخواست دے۔

ایم انور علی

C.A326 پراونشل ٹرانسپورٹ کنٹرولر (مغربی پنجاب)

پتہ مطلوب ہے

مسٹر نذیر احمد طالب علم سنٹ ایسر ٹی آئی کالج قادیان ولد مستری محمد شفیع جو کہ فیض پورہ نزد دھاریوال کے رہنے والے ہیں۔ فسادات کے بعد سے لاپتہ ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہوں مطلع کریں۔ خاکسار رشید احمد کارکن دفتر منیجر الفضل)

(۵) چوہدری کریم بخش صاحب ولد بیگ محمد قوم جٹ ساکن اٹھوال احمدیہ ضلع گورداسپور اپنے پتہ سے مطلع فرماویں یا اگر کسی دوست کو ان کے پتہ سے علم ہو تو مجھے اطلاع دیں ممنون ہونگا خاکسار محمد اسمعیل کاتب روزنامہ اخبار الفضل معرفت عبدالحمید تکلیگن روڈ لاہور

(۶) میرے بھائی مولوی محمد صدیق صاحب احمدی ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب مرحوم سابق دھاریوال ضلع گورداسپور قریباً ۸ ماہ سے مفقود ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو مجھ کو اطلاع دیں۔ کہ وہ کہاں آباد ہیں۔ پتہ حکیم مولوی احمد دین دیہاتی مبلغ آف میلاں ضلع گجرات بواسطہ پھالیہ ڈاکخانہ خاص)

سردار محمد صاحب قوم راجپوت فسادات کے دوران میں ضلع بھیرہ چھی سے قافلہ کے ساتھ روانہ ہوئے تھے۔ لیکن بعد میں کوئی پتہ نہیں چل سکا کہ اب وہ کہاں ہیں۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں یا اور کوئی دوست جنہیں ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو۔ تو بذریعہ خط مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ محمد احمد ولد سردار محمد قوم راجپوت موضع مہار (ججکے مڈل سکول) ضلع سیالکوٹ)

(۳) چوہدری عمر الدین صاحب۔ محمد حسین صاحب و محمد عمر صاحب مہاجرین سکنہ مجیاں والی ضلع امرتسر جہاں ہیں بذریعہ کارڈ مجھے اپنی خیریت سے مشکور فرمائیں غلام نبی حکیم حرفت ڈاکٹر محمد خان صاحب الچہد پور ڈاکخانہ خاص تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان)

(۴) حکیم غلام نبی صاحب موضع تمبڑی ضلع امرتسر کی خیریت مطلوب ہے۔ آپ جہاں کہیں ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں (چوہدری محمد حسین حالا چاکی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

نہروں کے بند رہنے سے دو کروڑ کا نقصان

لاہور ۵ مئی۔ لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے ایک بیان میں کہا کہ گذشتہ پانچ ہفتوں میں صرف اپر باری دوآب کا پانی بند رہنے کیوجہ سے دو لاکھ ایکڑ سے زیادہ اراضی کو آبپاشی سے محروم رہنا پڑا ہے۔ اس علاقے میں فصل نہیں ہو سکے گی اور اس طرح تخمیناً دو کروڑ روپے کا نقصان ہو گا۔ آپ نے کہا حکومت اس نقصان کی تلافی کرنے اور ایسے واقعات کے اعادہ کو روکنے کے انتظامات سوچ رہی ہے

روس کو ادارہ اقوام سے نہیں نکالا جائے گا

واشنگٹن ۵ مئی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جارج مارشل نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ ادارہ اقوام کے منشور کو بدل کر روس کو نکالنے کی سعی ہمیں کمزور کر کے مزید خطرات سے دوچار کر دے گی۔ اسوقت ادارہ اقوام کا فرض ہے کہ وہ روس کی غلط فہمیوں کو دور کر کے باقی دنیا کے ساتھ اس کے تعلقات بہتر بنائے۔ روس کو الگ کر کے عالمگیر حکومت قائم کرنے کی کوششیں اتحاد امم کو ختم کر دے گی یہ غلط فہمی ہے کہ دنیا میں صرف ایک ہی نظام کے لئے جگہ ہے۔ درحقیقت اخلاق کے بین الاقوامی اصولوں کے ماتحت سبھی نظام زندہ رہ سکتے ہیں۔

کابینہ مشرقی پاکستان میں اضافہ کی توقع

ڈھاکہ ۵ مئی۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کابینہ مشرقی پاکستان میں تین نئے وزراء مولوی تفضل علی مولوی رفیع الدین احمد اور ڈاکٹر اے ایم ملک لئے جائینگے۔ جو اس جمعہ کو حلف وفاداری اٹھائینگے۔

محصول ڈاک کی بین المملکتی شرح

نئی دہلی ۵ مئی پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵ مئی ۱۹۴۸ء سے ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانیوالی ڈاک پر محصول شرح کی تھوڑی سی تبدیلی کے بعد وہی ہو گا۔ جو یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے قبل تھا۔

آل پاکستان پیپلز پارٹی کے اجتماع میں خان عبدالغفار خاں کی شمولیت

یہ اجتماع ۸،۹ مئی کو کراچی میں ہو رہا ہے

لاہور ۶ مئی۔ اپنے نامہ نگار سے

صوبہ سرحد کے مشہور سرخپوش لیڈر خان عبدالغفار خاں آج پاکستان میل کے ذریعے کراچی کو جاتے ہوئے لاہور سے گذرے۔ آپ کے ساتھ ۱۵ سرخپوش کارکنوں کا ایک دستہ تھا جن میں خان امیر احمد خاں بھی تھے۔ آپ کراچی میں آل پاکستان پیپلز پارٹی کے اس اجتماع میں شرکت کے لئے گئے ہیں۔ جس میں شامل ہو کر خدائی خدمتگار اور سرخپوش اپنے آئندہ پروگرام اور پاکستان میں طریق کار کے متعلق فیصلہ کریں گے۔ یہ اجتماع ۱۵ مئی کی بجائے اب ۸،۹ مئی کو منعقد ہو رہا ہے۔ واضح رہے کہ پہلے یہ اجتماع اپریل میں ہونا قرار پایا تھا۔ لیکن خان عبدالغفار خاں نے اسے ملتوی کروا دیا تھا۔ اس نظریئے کے ماتحت کہ آپ قائداعظم کے دورہ سرحد کے ایام میں صوبہ سرحد میں ہی رہنا چاہتے تھے۔ تاکہ مابہ النزاع امور پر گفت و شنید کر سکیں۔

بین الاقوامی حالات پر برطانوی وزیر خارجہ کا پارلیمنٹ میں بیان

لنڈن ۵ مئی۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے کل پارلیمنٹ میں بتایا کہ روس اور برطانیہ کے مابین کسی دیرپا سمجھوتہ کی کوئی صورت نہیں۔ جب تک کہ نظریاتی رویہ میں تبدیلی واقع نہ ہو۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا کہ اگر ہمیں کمیونسٹ نظریہ سے سروکار نہ ہو۔ بلکہ روس سے ہو تو کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ممکن ہے۔ سمجھوتہ میں بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ ہر معاہدہ اس طور پر تشکیل دیا جانا ضروری ہے کہ اس سے کمیونسٹ مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ مغربی یورپ اور روس میں برلن کے علاقہ میں حالیہ جھگڑے کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بیون نے کہا کہ برلن میں ہم اپنے حق کی بنا پر موجود ہیں۔ اور وہاں رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مجھے اعتماد ہے کہ اس مسئلہ کو اعصابی جنگ سے طے کرنے کی کوشش ختم ہو جائیگی۔

پنشن کے کاغذات کی تبدیلی

کراچی ۵ مئی۔ پنشنروں کی بہت بڑی تعداد کی اس خواہش کے پیش نظر کہ ان کی پنشنیں موجودہ سیاسی تبدیلیوں کے باعث متعلقہ علاقوں میں تبدیل کر دی جائیں۔ دونوں ملکوں کی حکومتوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پنشنوں کے کاغذات کو جلد از جلد تبدیل کرنیکے انتظامات عمل میں لائے جائیں۔

سابق وزیر اعظم برما کو پھانسی

رنگون ۵ مئی۔ برما کے عدالت نے آج اسباب کی تصدیق کر دی ہے کہ برما کے سابق وزیر اعظم یوسا اور ان کے ساتھیوں کو ۶ مئی کو پھانسی دیجائیگی یوسا اور اس کے ساتھیوں پر برمی وزارت کے چھ وزیروں کو قتل کرنیکے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا

مشرقی پنجاب کی ریاستیں

نئی دہلی ۵ مئی۔ پٹیالہ کپور تھلہ فرید کوٹ۔ جیند۔ نابھہ۔ کالسیہ نالا گڑھ اور مالیر کوٹلہ کے حکمرانوں نے اپنی ریاستوں کی یونین بنالی۔ پٹیالہ ہاؤس نئی دہلی میں آج معاہدہ پر دستخط کئے گئے۔ مہاراجہ پٹیالہ اس یونین کا تا زندگی ص۴ راج پرمکھ رہیں گے۔ اور مہاراجہ کپورتھلہ نائب راج پرمکھ رہیں گے۔

دس ممالک کی کانفرنس

لنڈن ۵ مئی۔ آج یہاں اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ، فرانس، امریکہ اور روس اس ماہ بیلگریڈ میں دس ممالک کی کانفرنس بلانے پر متفق ہو گئے ہیں۔ جو ڈنیوب میں بحری کنٹرول کے مستقبل پر غور کرے گی۔

ہندوستان سے آئے ہوئے مرکزی ملازمین

کراچی ۵ مئی۔ وزارت پاکستان کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ سابقہ مرکزی حکومت ہند کے اکثر ملازمین جنہوں نے حکومت پاکستان کے تحت ملازمت کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ اب تک اپنے دفاتر میں حاضر نہیں ہوئے ہیں۔ اور نہ ہی تحریری طور پر اپنے دفاتر کو اطلاع دی ہے۔ چونکہ حکومت پاکستان کو ان کے پتوں کا علم نہیں ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ ان لوگوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ ۱۵ مئی تک اپنے کام پر حاضر ہو جائیں۔ یا بذریعہ خط یا تار اپنے دفاتر کو اطلاع کر دیں۔ ورنہ اس تاریخ کے بعد انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا جائیگا۔

ص۳ سٹرلنگ قرضوں کا پرانا معاہدہ ۳۰ جون کو ختم ہو رہا ہے۔

برٹ انسٹیٹیوٹ میں بچوں کی نمائش

لاہور ۴ مئی۔ ایمڈ ٹیلیو۔ آر نو لکھا ویلفیئر سوسائٹی کے زیر اہتمام برٹ انسٹیٹیوٹ میں ماہ رواں کی چار تاریخ کو بچوں کی ایک عظیم الشان نمائش منعقد ہوئی۔ جس میں قریباً تین ہزار سے زائد ماؤں نے شرکت کی۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد لاہور میں یہ سب سے بڑی بچوں کی نمائش تھی۔ جو منعقد ہوئی۔ انسٹیٹیوٹ میں ڈاکٹروں۔ نرسوں اور ریلوے افسروں کا مٹھائی تقسیم کرتے پھرنا۔ بچوں کا کلکاریاں لگانا۔ چھپٹنا۔ چھینا اور قہقہے لگانا عجیب دلآویز منظر پیدا کر رہا تھا۔

نمائش کے آخر میں تقسیم انعامات کے جلسے میں سوسائٹی کے سیکرٹری آنریری ڈاکٹر محمد شفیع نے پہلے سوسائٹی کی مختصر تاریخ بیان کی۔ اور کہا یہ بچے ہمارے ملک کی بہترین دولت ہیں۔ ہماری مملکت کا عظیم الشان مستقبل کا انحصار انہی کے کندھوں پر ہے انعامات تقسیم کرنے کا فریضہ بیگم الیف۔ ایم۔ خاں صاحبہ نے ادا کیا۔ (نامہ نگار خصوصی)

پاکستان نے روئی کی بتیس ۳۲ ہزار گانٹھیں ہندوستان روانہ کیں

کراچی ۵ مئی دو مملکتوں کے درمیان روئی کے حالیہ سمجھوتہ کے بعد حکومت پاکستان نے اب تک تقریباً روئی کی بتیس ہزار گانٹھیں ہندوستان روانہ کی ہیں۔ روئی کی کچھ تعداد بمبئی روانہ کرنے کے لئے کراچی میں پڑی ہوئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے اب تک روئی کی ان بتیس ہزار گانٹھوں کے تبادلہ میں ہندوستان سے کپڑا نہیں خریدا ہے۔ لیکن جیسے ہی ہندوستان میں کپڑے کی قیمتیں اپنے معمول پر آجائیں گی۔ حکومت پاکستان ہندوستان سے کپڑا خریدے گی

ہندوستانی وفد کراچی پہنچ گیا

کراچی ۶ مئی۔ حکومت ہند کے وزیر خزانہ مسٹر شنمکھم چیٹی آج سہ پہر کراچی پہنچ گئے۔ آپ سٹرلنگ قرضوں کے متعلق حکومت پاکستان کے نمائندوں سے گفت و شنید کرنے کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ کیونکہ اگلے ماہ لنڈن میں اس کے متعلق ایک اہم کانفرنس ہونیوالی ہے۔ جس میں اگلی ششماہی کے لئے حکومت برطانیہ سے نیا معاہدہ مرتب کیا جائیگا۔ ص۳